فَسْئَلُوْٓا اَہْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

”تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاویٰ یسئلونک

آپ کے مسائل کا شرعی حل

رئیس دار الافتاء حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب حفظہ اللہ

جمعۃ المبارک 07 شوال المکرم 1444 28 اپریل 2023

شمارہ 210

اس شمارے میں شامل فتاویٰ جات

- اونگھنے سے وضو کا حکم
- دوران طواف وضو ٹوٹنے کا حکم
- سورج گرہن
- اپنے اکاؤنٹ سے رقم منتقل کرنے پر کمیشن لینا
- مردہ شخص کو خواتین میں رکھنا اور مردے کے سامنے کہے گئے الفاظ کا حکم

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہہ جمع کروائیں۔
- ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

زیر اہتمام: فقہ اکیڈمی کراچی
C-335، بلاک-1، گلستان جوہر، بالمقابل جامعہ کراچی، یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان۔

اونگھنے سے وضو کا حکم

سوال: کیا مسجد میں بیٹھے بیٹھے اونگھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: بیٹھے بیٹھے اُونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر اونگھ اس قدر گہری ہوجائے کہ اونگھنے والا ارد گرد کے حالات سے بالکل بے خبر ہو، یا کسی چیز سے اس طرح ٹیک لگا رکھی ہو کہ اگر ٹیک ہٹا دی جائے تو وہ شخص گر جائے تو ایسی نیند کی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔

ولو نام قاعدا بتمايل فسقط، إن انتبه حين سقط فلا نقض، به يفتى، كناعس يفهم أكثر ما قيل عنده (قوله: كناعس) أي إذا كان غير متمكن، (وقوله: يفهم) عبر به في البحر معزيا إلى شروح الهداية وعبر في السراج والزيلعي والتتارخانية بِ "يسمع". وفي الخانية: النعاس لا ينقض الوضوء، وهو قليل نوم لا يشتبه عليه أكثر ما يقال عنده. قال الرحمتي: ولا ينبغي أن يغتر الإنسان بنفسه لأنه ربما يستغرقه النوم ويظن خلافه" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة:٣/١٤٣)

"ولو نام مستندا إلى جدار، أو سارية، أو رجل، أو متكئا على يديه، ذكر الطحاوي أنه إن كان بحال لو أزيل السند لسقط يكون حدثا، وإلا، فلا، وبه أخذ كثير من مشايخنا، وروى خلف بن أيوب عن أبي يوسف أنه قال: سألت أبا حنيفة عمن استند إلى سارية، أو رجل فنام، ولولا السارية والرجل، لم يستمسك. قال إذا كانت أليته مستوثقة من الأرض، فلا وضوء عليه، وبه أخذ عامة مشايخنا، وهو الأصح لما روينا من الحديث" (بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل فى بيان ما ينقض الوضوء:١/٣١)

دورانِ طواف وضو ٹوٹنے کا حکم

سوال: دورانِ طواف اگر وضو ٹوٹ جائے تو اس حوالے سے کیا حکم ہوگا؟ جیسا کہ آج کل کا معاملہ ہے کہ بہت رش ہوتا ہے اور اگر باہر چلے جائیں تو دوبارہ اندر آنے نہیں دیتے، تو اس صورت میں کیا معاملہ کیا جائے، خاص طور پر اگر طواف کے آخری دو چکر میں یہ معاملہ ہو جائے تو کیا حکم ہوگا۔ ایک صاحب جو بیمار بھی ہیں، چلنے پھرنے میں دشواری ہے، ان کا آخری دو چکروں میں وضو ٹوٹ گیا، لیکن انہوں نے طواف جاری رکھا اور پھر سعی وغیرہ کر کے عمرہ بھی مکمل کیا، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ان کے عمرے کا کیا حکم ہوگا؟ اگر طواف درست نہیں ہوا تو کیا صرف یہی دو چکر دوبارہ لگانے ہوں گے، یا مکمل طواف دوبارہ کرنا ہوگا یا مکمل عمرہ دوبارہ کرنا ہوگا؟ نیز بغیر وضو طواف کرنے پر کوئی دم وغیرہ تو لازم نہیں ہوا؟ مکمل اور تفصیلی رہنمائی کی درخواست ہے۔

جواب: عمرے کے طواف کے لیے ساتوں چکروں میں طہارت واجب ہے۔ اگر دورانِ طواف وضو ٹوٹ جائے تو طواف کو وہیں روک کر نیا وضو کر کے طواف کرنا ضروری ہے البتہ اس میں اختیار ہے کہ نئے سرے سے طواف شروع کرے یا بقیہ اشواط پورے کرے۔ لیکن اگر کسی نے وضو ٹوٹ جانے کے باوجود طواف جاری رکھا اگرچہ ایک یا دو چکر ہی ہوں اس کا طواف درست نہیں ہوگا۔ ایسا شخص جب تک مکہ مکرمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کر لے تو اس پر کوئی دم لازم نہیں لیکن اگر ایسا شخص طواف کا اعادہ کیے بغیر اپنے ملک واپس آجائے تو اس پر ایک بکری حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔

ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطا جنبا أو حائضا أو نفساء أو محدثا فعليه شاة لا فرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث لأنه لا مدخل في طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة۔ (الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٥٥١)

إذا طاف للعمرة محدثا أو جنبا فما دام بمكة يعيد الطواف فإن رجع إلى أهله ولم يعد ففي المحدث تلزمه الشاة وفي الجنب تكفيه الشاة استحسانا هكذا في المحيط. (الفتاوى الهندية (١/ ٢٤٧)

سورج گرہن

سوال: مجھے سورج گرہن کے حوالے سے رہنمائی درکار تھی کہ جب سورج گرہن ہو تو شریعت نے کیا ہدایات دی ہیں، کیا اس حوالے سے

سنت سے کچھ ثابت ہے؟

جواب: سورج گرہن یا چاند گرہن اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ سورج یا چاند گرہن کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونے، نماز، تلاوت ذکر واذکار کا اہتمام کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے: "عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ" (صحيح البخاري، ٢/ ٣٦) ترجمہ: "حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں، ان دونوں کو گرہن کسی کی موت یا حیات سے نہیں لگتا، لیکن اللہ تعالی اس کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں"۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللهِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا، وَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا" (صحيح مسلم، ٢/ ٦١٨) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں۔ کسی کی موت یا حیات سے ان کو گرہن نہیں لگتا، جب تم ان کو (گرہن میں) دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو، اللہ سے دعا کرو، نماز پڑھو، اور صدقہ خیرات کرو۔

سورج گرہن کے وقت عام نوافل کی طرح دو رکعت» نماز کسوف «اکیلے یا جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی مسنون ہے۔ اس میں لمبی لمبی سورتوں کی قراءت کی جائے، لمبے رکوع وسجدے کیے جائیں اور اس وقت تک دعا میں مشغول رہنا چاہیے، جب تک کہ گرہن ختم نہیں ہو جاتا، نیز اس نماز کی نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔

مزید یہ کہ اس بارے میں جو لوگوں کے درمیان مختلف قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں کہ چاند گرہن کے وقت حاملہ عورتیں باہر نہیں نکل سکتیں، چھری چاقو وغیرہ استعمال نہیں کر سکتیں وغیرہ، یہ کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں، البتہ اگر تجربے یا تحقیق سے سورج گرہن کے منفی اثرات ثابت ہوں تو طبی طور پر ان ہدایات پر بطور احتیاط عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس کو شرعی حکم نہ سمجھا جائے۔

(يصلي بالناس من يملك إقامة الجمعة) بيان للمستحب، وما في السراج لا بد من شرائط الجمعة إلا الخطبة، رده في البحر، عند الكسوف (ركعتين). وصفتها (كالنفل) أي بركوع واحد في غير وقت مكروه (بلا أذان و) لا (إقامة) لا (جهرو) لا (خطبة) وينادي الصلاة جامعة ليجتمعوا (ويطيل فيها الركوع) والسجود (والقراءة) والادعية والاذكارالذي هو من خصائص النافلة، ثم يدعو بعدها جالسا مستقبل القبلة أو قائما مستقبل الناس والقوم يؤمنون (حتى تنجلي الشمس كلها، وإن لم يحضر الامام) للجمعة (صلى الناس فرادى) في منازلهم تحرزا عن الفتنة (كالخسوف) للقمر" (الدر المختار مع رد المحتار، باب الكسوف: ٢/١٨١)

اپنے اکاؤنٹ سے رقم منتقل کرنے پر کمیشن لینا

سوال: ایک صاحب اپنے اکاؤنٹ سے لوگوں کے پیسے دوسرے ممالک بھیجتے ہیں اور اس پر کچھ کمیشن لیتے ہیں، سوال یہ ہے کیا یہ جائز ہے؟ نیز کیا یہ اس کمیشن کا پیسے بھجوانے والے کو بتانا ضروری ہے؟

جواب: ایک ملک کے اکاؤنٹ سے دوسرے ملک رقم بھیجنا اور اس پر طے شدہ اجرت لینا ہنڈی کہلاتا ہے۔ ہنڈی کا کاروبار فی نفسہ جائز ہے اور اس پر اپنی خدمت کے عوض متعین کمیشن لینا بھی جائز ہے البتہ اس میں اس شرط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ جو کمیشن ہو وہ طے شدہ ہو اس کے لیے رقم بھجوانے والے کو بتانا اور اس کی رضامندی سے کوئی رقم متعین کرنا ضروری ہے دوسری شرط یہ ہے کہ یہ کام قانونی طور پر جائز ہو۔ ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو یہ کاروبار جائز نہیں ہوگا۔ پاکستان میں چونکہ اس کاروبار پر قانونی پابندی ہے اور جائز امور میں اطاعت اولوالامر واجب ہے اس لیے پاکستان میں رقم کی منتقلی کے مذکورہ طریقہ کار کو اختیار کرنا جائز نہیں۔

ويتم التعبير عن هذا القرض بتسليم المقرض وَصْلاً (وثيقة)

يثبت حقه في بدل القرض، ويكون المقترض وهو الصراف أو البنك ضامناً لبدل القرض، ولكنه يأخذ أجراً أو عمولة على تسليم المبلغ في بلد آخر مقابل مصاريف الشيك أوأجرة البريد أو البرقية أو التلكس فقط، لتكليف وكيل الصراف بالوفاء أو السداد. (الفقه الإسلامي وأدلته،الحوالة البريدية:٥/٣٣١)

وشرطها كون الأجرة والمنفعة معلومتين؛ لأن جهالتهما تفضي إلى المنازعة.(الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٥)

طاعة الإمام فيما ليس بمعصية فرض، فكيف فيما هو طاعة؟.(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٧/ ١٤٠)

مردہ شخص کو خواتین میں رکھنا اور مردے کے سامنے کہے گئے الفاظ کا حکم

سوال: آج کل ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ جب کوئی مردفوت ہوجاتا ہے تو اس کو عورتوں کے مجمعے میں رکھ دیتے ہیں، کیا یہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اسی طرح عورتیں شرکیہ الفاظ کہتی رہیں، یعنی مثلاً ”ہماری عمر بڑھاپے تک پہنچ گئی، ہمیں جانا تھا اللہ کے پاس اللہ تعالیٰ اس کو لے گئے“، وغیرہ، کیا یہ کہنا جائز ہے؟

جواب: میت کے غسل اور تکفین کے بعد جلد سے جلد اس کی تدفین کا حکم دیا گیا ہے اور ہر وہ کام جو تدفین میں تاخیر کا سبب ہو اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا غسل اور کفن پہنا دینے کے بعد لوگوں کو میت کا چہرہ دکھانا یہ بھی تدفین میں تاخیر کا سبب بنتا ہے اس لیے یہ عمل بہتر نہیں ہے، بالخصوص عورتوں کو میت کا چہرہ دکھانے میں اگر کسی فتنے کا اندیشہ ہو تو دکھانا جائز نہیں اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو چہرہ دکھا سکتے ہیں ۔ البتہ میت پر آواز سے رونا یا اپنے آپ چہرے اور سینے پر ہاتھ مارنا اور جزع فزع کے کلمات مثلا یہ کہنا کہ ہمیں جانا تھا اللہ کے پاس اللہ تعالی اس کو لے گئے، جائز نہیں۔

سألت يوسف بن محمد عمن يرفع الستر عن وجه الميت ليراه؟ قال: لا بأس به۔ (الفتاوى التاتارخانية ٣/٧٨ رقم: ٣٧٥٨ زكريا) ويبادر إلى تجهيزه ولا يؤخر، فإن مات فجاء ة ترك حتى يتيقن بموته۔ (الفتاوىٰ الهندية ١/١٥٧)

«عن أنس بن مالك قال «لما قبض إبراهيم ابن النبي صلى الله عليه وسلم قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم: لا تدرجوه في أكفانه حتى أنظر إليه فأتاه فانكب عليه وبكى».

قوله: (لا تدرجوه) من الإدراج أي لا تدخلوه، والحديث يدل على أن من يريد النظر فلينظر إليه قبل الإدراج، فيؤخذ منه أن النظر بعد ذلك لا يحسن، ويحتمل أنه قال ذلك؛ لأن النظر بعده يحتاج إلى مؤنة الكشف».(حاشية السندي على سنن ابن ماجه (١/ ٤٥٠):

«(قوله: ويسرع في جهازه)؛ لما رواه أبو داود «عنه صلى الله عليه وسلم لما عاد طلحة بن البراء وانصرف، قال: ما أرى طلحة إلا قد حدث فيه الموت، فإذا مات فآذنوني حتى أصلي عليه، وعجلوا به؛ فإنه لا ينبغي لجيفة مسلم أن تحبس بين ظهراني أهله». والصارف عن وجوب التعجيل الاحتياط للروح الشريفة؛ فإنه يحتمل الإغماء». (رد المحتار ٢/ ١٩٣)

ختم شد